العائد فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ اور فرمایا لا تعد فی صدقتک اسی طرح دوسرے اغنیاء واہل نصاب کیلئے بھی زکوٰۃ وفطرہ حلال نہیں ہے الا لخمسۃ لغاز فی سبیل اللہ او لعامل علیہا او غارم او لرجل اشتراہا بمالہ او لرجل لہ جار مسکین فتصدق علیہ فاھدی المسکین للغنی (احمد ابوداود ابن ماجہ حاکم) زکوٰۃ کے آٹھ مصرف ومحل قرآن میں بیان کئے گئے ہیں اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ الایہ۔ اور یہی فطرہ کے مصارف بھی ہیں۔ آنحضرتؐ نے فطرہ کو زکوٰۃ فرمایا ہے۔ فمن اداھا قبل الصلوٰۃ فھی زکوٰۃ مقبولۃ پس زکوٰۃ وفطرہ کو ان کے مصارف ثمانیہ میں پہنچانا چاہئے اور اس معاملہ میں بہت احتیاط برتنی چاہئے۔ چرم قربانی کے مستحق ومصرف فقراء ومساکین ہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اقسم لحومھا وجلودھا وجلالھا علی المساکین ولا اعطی فی جزارتھا شیئا (بخاری مسلم) قال الامیر الیمانی دل الحدیث علی انہ یتصدق بالجلود والجلال الی قولہ وحکم الاضحیۃ حکم الھدی فی انہ لا یباع لحمھا ولا جلدھا وانہ لا یعطی الجزار منہا شیئا اجرۃ (سبل السلام) کھال کی قیمت اپنے مصرف میں لانا ہرگز جائز نہیں ہے۔ فرمایا من باع جلد اضحیۃ (لینفق قیمتہ علی نفسہ) فلا اضحیۃ لہ۔ (بیہقی فی السنن الکبری والحاکم فی تفسیر سورۃ الحج) ہاں فروخت کئے بغیر چرم قربانی کو اپنے مصرف میں لانا مثلاً بستر اور تکیہ بنانا بیگ وصندوق وڈول ومشک وغیرہ بنوا کر اس سے فائدہ اٹھانا بلاشبہ جائز و درست ہے عن ابی سعید ان قتادۃ بن النعمان اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام فقال انی کنت امرتکم الحدیث وفیہ واستمتعوا بجلودھا ولا تبیعوھا الخ (احمد)

سوال:- ایک شخص کو شراب پینے سے نشہ نہیں آیا یعنی پینے کے بعد وہ بالکل ہوش میں ہے اس حالت میں اس کو نماز پڑھنی چاہئے یا نہیں؟　　سائل حاجی محمد میاں از قلابہ

جواب:- وہ آدمی جسکو شراب پینے سے نشہ نہیں آیا اور اس کی عقل قائم اور صحیح ہے اُسے خوب اچھی طرح منہ صاف کرکے نماز پڑھنی چاہئے۔ نماز کے وجوب اور صحت کیلئے بلوغ اور عقل ضروری ہے اور یہ دونوں چیزیں یہاں موجود ہیں ان العبد مادام عاقلا بالغا لا یصل الی مقام یسقط منہ الامر والنہی لقولہ تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ فقد اجمع المفسرون علی ان المراد بہ الموت (شرح فقہ اکبر للملا علی القاری) شراب انگوری ہو یا کسی اور چیز کی اس کی زیادہ اور تھوڑی مقدار یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی بجز حالت اضطرار کے ہر حال اور ہر وقت میں حرام اور نجس ہے اس کا پینے والا فاسق اور ملعون ہے اس کو اس گناہ سے جلد توبہ کرنی چاہئے۔

سوال:- بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ بغیر وضو کے قرآن کو ہاتھ لگانا حرام ہے دلیل میں یہ آیت لکھی ہے لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ. اسکا ترجمہ یہ کیا ہے "بغیر وضو قرآن کو ہاتھ لگانا حرام ہے"۔ کیا اس آیت کا یہی معنی ہے؟ یا اس کا معنی یہ ہے "نہیں چھوتے اسکو مگر پاک لوگ"۔　　سائل مذکور

جواب:- چاروں امام کہتے ہیں کہ بغیر وضو قرآن کو چھونا جائز نہیں ہے ان لوگوں کے نزدیک اس آیت کا معنے یہ ہے "قرآن